فتاوی حشمتیہ

اَلعَطَایَا الرَّضَوِیَّۃ فِی الفَتَاوَی الحَشمَتِیَّۃ

تصنیف

امام المناظرین فی الہند
شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ اعلحضرت
حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان
قادری برکاتی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

المکتبۃ الشاذلیۃ فی الباکستان
اردو
علم کی شمع
www.facebook.com/maktabahshazli

اَلعَطَایَا الرَّضَوِیَّۃ فِی الفَتَاوَی الحَشْمَتِیَّۃ

تصنیف

امام المناظرین فی الہند

شیربیشۂ اہل سنت خلیفہ اعلحضرت

حضرت علامہ مفتی شاہ محمد حشمت علی خان

قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ

۱۳۱۹ھ - 1901ء / ۱۳۸۰ھ - 1960ء

جلد اول

Butt

المکتبۃ الشاذلیۃ فی الباکستان

علم کی شمع اردو

www.facebook.com/maktabahshazli

العطايا الرضويّة

فی

الفتاوی الحشمتیّة

ناصر الاسلام والمسلمین مظہر اعلیحضرت شیر بیشۂ اہلسنت خلیفۂ اعلیحضرت مناظر اعظم علی الاطلاق

حضرت علامہ حافظ و قاری مفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ

بفیضان کرم

افقہ الفقہاء رئیس المحققین مظہر شیر بیشۂ سنت شیخ طریقت مشاہد ملت حضرت

علامہ مفتی الحاج الشاہ ابوالمظفر محمد مشاہد رضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہ العزیز

بسعی و کاوش

شہزادہ حضور مظہر اعلیحضرت شیخ طریقت حضرت علامہ محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی دامت برکاتہم

باھتمام: شہزادہ شیر ہندوستان حضرت علامہ مولانا محمد سنابل رضا خان حشمتی جنرل سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

تقسیم کار:

سکریٹری اکیڈمی آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یو.پی)

ہو سکے تو اُن کے نام بتاؤ۔ کیونکہ خلیفہ کا کام تصرف و تدبیر اور عدل و انصاف ہے۔ اور یہ بغیر اس کے مُمکن نہیں کہ خلیفہ کو اُن تمام چیزوں کا مفصّل علم ہو جن پر اُس کو متصرف و حاکم بنایا گیا ہے۔

اب کیا کہتا ہے مرتد ملھی پوری اس قسم کے سوالاتِ قرآنیہ کے جوابات کا علم اُس کے دھرم میں اللہ تعالیٰ کو تھا یا نہیں۔ اگر کہے نہیں تو اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جاہل بتا کر کافر مرتد بے دین ہو گیا یا نہیں۔ اور اگر کہے ہاں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوالات کو لغو و فضول و بیکار بتا کر کافر مرتد بیدین ہو گیا یا نہیں۔ غرض اس کے دونوں رستے بند ہو گئے۔ وللہ الحجۃ الباہرہ۔

یہ مرتد ملھی پوری بھی عجیب طرح کا اخبث ہے۔ اسی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو بے گناہ و معصوم بھی بتا رہا ہے۔ سُنّی مُسلمانوں کو دھوکے دینے کیلئے ان کو حضور سیّد الطیّبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی شانِ تقویٰ و طہارت و بزرگی بھی مرے جی سے سُنا رہا ہے۔ شقِ صدر شریف ہونا، سینۂ اقدس کا شرح فرمایا جانا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا حضور سیّد المطہرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو بے گُناہ پیدا فرمانا بھی دبے لفظوں میں گنا رہا ہے۔ اور اسی عبارت میں حضور سیّد المعصومین صلی اللہ تعالےٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے نفسِ اقدس کو معاذ اللہ نفسِ خبیث اور نفسِ امّارہ بھی بتا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں حضور سیّد الاعزّین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کو معاذ اللہ ہر ہر ناچیز ذرّے سے زیادہ ذلیل بھی ٹھہرا رہا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم نشرح لك صدرك ۵ یعنی (اے محبوب) کیا ہم نے تمہارا سینہ کُشادہ نہ کیا ــــــ مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کے سینے کو ہدایت و معرفت و موعظت و نبوت اور علم و حکمت کیلئے کُشادہ اور وسیع کیا، یہاں تک کہ عالمِ غیب و عالمِ شہادت اُس میں سما گئے۔ اور علائقِ جسمانیہ انوارِ روحانیہ کیلئے مانع نہ ہو سکے۔ اور علومِ لدنّیہ و حِکمِ الٰہیہ و معارفِ ربّانیہ و حقائقِ رحمانیہ سینۂ اقدس میں جلوہ گر ہو گئے۔ اور ظاہری شرحِ صدرِ اقدس بھی چار بار ہوا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے یہاں جب تشریف فرما تھے اور دس سال کی عمر شریف میں۔ اور چالیس سال کی عمرِ اقدس میں ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور ترپین سال کی عمرِ مُبارک میں معراج شریف کو تشریف لے جاتے وقت جیسا کہ احادیثِ کریمہ میں وارد ہے۔ اُس کی شکل یہ تھی کہ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسّلام نے سینۂ اقدس کو چاک کر کے قلبِ اقدس نکالا۔ اور طشتِ زرّیں میں آبِ زمزم سے غسل دیا۔ اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم قدر حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ۔

مرتد ملھی پوری کی ان خباثتوں کا مطلب آخر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس ذاتِ اقدس کو اللہ تبارک و تعالےٰ معصوم و بے گناہ پیدا فرمائے، جس کو تقویٰ و طہارت و بزرگی بھی بخشے، جسکے سینۂ مقدّس کو ہدایت و نصیحت و موعظت و نبوت و رسالت اور علم و حکمت کے انوار کیلئے کُشادہ بھی فرمادے اُس کا نفسِ اقدس بھی اللہ تبارک و تعالےٰ کے ان انعامات و اکرامات کے بعد معاذ اللہ نفسِ بد اور نفسِ خبیث اور نفسِ امّارہ ہی رہتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ کی یہ عظیم

وجلیل موہبتیں عنایتیں بھی اس کے نفس اقدس کی معاذ اللہ بدی وخباثت وامّاریت کو دور نہیں کر سکتیں۔ کیا یہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو عاجز بتانا نہیں، کیا اللہ قدوس سبّوح قادر ومقتدر جلّ جلالہٗ کو عاجز بتانے والا اُس کی توہین وتنقیص کر کے کافر مرتد بے دین نہیں ہو گیا؟ والعیاذ باللہ تعالیٰ

بالجملہ عبارات "تقویۃ الایمان" سے صاف اور صریح طور پر جو معانیٔ کفریہ ظاہر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے رب جلّ جلالہٗ کے سامنے معاذ اللہ چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم معاذ اللہ جس قدر ذلیل ہیں، چمار بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اتنا ذلیل نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم معاذ اللہ ہر ناچیز ذرّے سے بھی کم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ہر ہر ناچیز ذرّہ بھی معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بڑھ کر ہے۔ انھیں کفریاتِ ملعونہ کا التزام کر کے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نفسِ اقدس کو معاذ اللہ شیطانِ لعین وقارون وھامان والوجہل سے بھی زیادہ ذلیل اور ان سب خبثاء وملاعین سے بھی زیادہ خبیث ونقصان رساں اور نفسِ بد اور نفسِ امارہ بتا کر بحکمِ شریعتِ مطہرہ کھلا ہوا کافر مرتد بے دین ہو گیا کہ اُس نے اس مکالمے میں حضور محبوب اللہ الاکرم خلیفۃ اللہ الاعظم مظہر اللہ الاتم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو قصداً واختیاراً والتزاماً اکٹھی سترہ گندی گالیاں سنائیں۔ سولہ گالیاں تو یہی جو ابھی گنائی ہیں۔ اور سترہویں سڑی ہوئی گھنونی گالی جو اوپر گزری کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو معاذ اللہ ایسا ہی سمجھنا یہی عینِ عبادت ہے۔

اور انھیں گالیوں پر ہی کیا موقوف ہے، کبرائے طائفۂ دیوبندیہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے کل علومِ غیب کے ثابت ہونے کو عقلاً ونقلاً باطل ٹھہرا چکے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بارگاہِ الٰہی سے اصالۃً وبلا واسطہ علومِ غیب عطا فرمائے جانے کو حضراتِ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہٗ علیٰ سیدہم وعلیہم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین کے ساتھ جن آیاتِ قرآنیہ میں خاص بتایا "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے" کہہ کر ان کو جھٹلا چکے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلاۃ والسلام کو جو بعض علمِ غیب وسیع عظیم محیط بجمیع ما کان وما یکون عطا فرمایا۔ اس کے مثل زید وعمرو بلکہ ہر بچے ہر پاگل بلکہ ہر ایک جانور ہر ایک چار پائے کا علمِ غیب بتا چکے (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی ص۸) ــــــ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیلئے علم کے وسیع وزائد ہونے کو قرآن وحدیث کے خلاف اور ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام وشیطانِ ملعون کے لئے علم کے وسیع وزائد ہونے کو قرآن وحدیث سے ثابت ٹھہرا چکے۔ ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام وشیطان لعین کی وسعتِ علم پر ایمان لانے والے کے مومن مسلمان ہونے کا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم

کیلئے وسعتِ علم ماننے والے کے مشرک بے ایمان ہونے کا کفری گیت گا چکے (براہین قاطعہ خلیل احمد انبہٹی مصدقہ رشید احمد گنگوہی صـ۵۱)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں خاتم النبیین فرمایا جسکے ضروری دینی معنی صرف یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مبعوث ہو جانے کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا شرعاً محال اور ناممکن ہے۔ اُس کے اس ضروری دینی معنی کو ناسمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم کے نزدیک غلط و باطل لکھ کر اِنکارِ ختمِ نبوت کی نیو جما چکے۔
(تحذیر الناس، قاسم نانوتوی صـ۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں نئے نبیوں کے پیدا ہونے کا ختم نبوت کے مخالف نہ ہونا شائع کرا چکے۔ (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صـ۱۴)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی اور جدید پیغمبروں کے پیدا ہونے کو ختمِ نبوت میں کچھ خلل نہ ڈالنے والا چھاپ کر تکذیب ضروریاتِ دین کے پھنکے اُڑا چکے۔ (تحذیر الناس قاسم نانوتوی صـ۲۸)

"وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے" کہکر اللہ واحد قدوس و سبوح جل جلالہٗ کو کاذب بالفعل بتا کر اپنے آپ کو دائرۂ اسلام سے خارج بنا چکے۔ (فوٹو فتوائے رشید احمد گنگوہی)

اور اپنے ان کفریاتِ قطعیہ یقینیہ کے سبب بحکم شریعتِ مطہرہ مکّہ معظمہ مدینہ طیّبہ کے علمائے کرام مفتیانِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم العلام من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر کا متفق علیہ مجمع علیہ فتویٰ پا چکے یعنی جو لوگ اُن کفریاتِ ملعونہ میں سے کسی کفر پر مطلع ہونے کے بعد بھی اُسکے قائل کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک رکھیں وہ بھی اسلام کے دائرے سے نکل کر کفر و ارتداد کے دائرے میں جا چکے۔ (کتاب مستطاب مسمّٰی بنام تاریخی "حسام الحرمین علٰی منحر الکفر والمین") پھر ہند، سندھ مدراس، بنگال، پنجاب، بلوچستان، گجرات، کاٹھیاواڑ، دکن، کوکن، سرحد و برما وغیرہ مقامات کے سینکڑوں مشائخ طریقت و علمائے اہلسنّت و مفتیانِ دین و ملّت بھی ان فتاویٰ مبارکہ کی تصدیق و تائید و تقریظ فرما چکے (کتاب لاجواب مسمّی بنام تاریخی "الصوارم الہندیہ علٰی مکر شیاطین الدیوبندیہ) فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (تو جس کا جی چاہے ایمان لائے، جس کا جی چاہے کفر کرے)

خادمانِ اسلام و سنّیت تو احکامِ شرعیہ الٰہیہ صاف صاف سمجھا چکے۔ امام مذہب حنفی حضرت سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا الامام الاعظم ابو حنیفہ نعمٰن بن ثابت

کوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے تلمیذ اجل وشاگرد ارشد وصاحب اول ہیں، کتاب الخراج میں فرماتے ہیں۔

ایّما رجل مسلم سبّ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلّم اوکذبہ اوعابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالٰی وبانت منہ امرأتہ۔

یعنی جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہوگیا۔ اور اسکی جورو اُس کے نکاح سے نکل گئی۔

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلّم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے، اُس کی جورو اُس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔ پھر کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا؟ سب کچھ ہوتا ہے مگر حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اصل بات یہ ہے کہ شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ کی اصطلاح میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ اُن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اُسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف وبزازیہ ودرر وغرر وفتاوی خیریہ وغیرہا میں ہے۔

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم کافر ومن شك فی عذابہ وکفرہ کفر

یعنی تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے مستحق عذاب اور کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانہر ودرمختار میں ہے (اور یہ عبارت جو آتی ہے درمختار کی ہے)

الکافر لسبب نبی من الانبیاء لا یقبل توبتہ مطلقاً ومن شك فی عذابہ وکفرہ کفر

یعنی جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ (سلطان اسلام کی بارگاہ میں) کسی طرح قبول نہیں اور جو اُسکے مستحق عذاب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

الحمد یہ نفس مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کے بدگویوں و دشنام دہندوں اہانت کنندوں کے کافر ہونے پر تمام اُمت کے اجماع کی تصریح ہے۔ اور اس پر بھی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ فاضل چلپی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد اجتمعت الامۃ علی ان الاستخفاف نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم بای نبی

یعنی بے شک ساری اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کی توہین کرنا یا حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ و

کان من الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کفر سواء فعلہ فاعل ذالک استحلالاً ام فعلہ متیقنا لحرمتہ ولیس بین العلماء خلاف فی ذالک والذین نقلوا الاجماع فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا منھم امام الحرمین وغیرہ۔

اسلام میں سے کسی نبی کی توہین کرنا کفر ہے۔ ایسا کرنے والا اس کو حلال سمجھ کر کرے یا اُس کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا کرے ہر طرح کافر ہے۔ اور علمائے اسلام کے درمیان اِس مسئلہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور وہ حضرات علمائے اسلام جنہوں نے اس مسئلہ میں اور اُسکی تفصیلات میں اجماع نقل فرمایا ہے اس سے زیادہ ہیں کہ اُن کا شمار کیا جائے۔ انھیں میں سے امام الحرمین وغیرہ ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خود اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم۔

یعنی وہ جو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم) کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابا مھینا۔

یعنی بے شک جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلّت دینے والا عذاب طیار کر رکھا ہے۔

اللہ عزّوجل ایذا سے پاک ہے۔ اُسے کون ایذا دے سکتا ہے۔ مگر اُس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ اوپر آیتِ کریمہ تلاوت کی گئی جس میں اللہ تبارک تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کی آواز پاک پر آوازیں اونچی کرنے اور اُن کے حضور چلّا کر بات کرنے سے منع فرمایا کہ کہیں اُن کے سب اعمال اکارت نہ ہو جائیں۔ اور شریعت اسلام کا ایک واضح اور روشن مسئلہ یہ ہے کہ کفر وارتداد کے سوا کوئی گناہ ایسا ہرگز نہیں جو اپنے سے پہلے کے تمام اعمالِ حسنہ کو اکارت اور باطل کر دیتا ہو۔ لاجرم تفسیر بیضاوی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے تحریر فرمایا۔

لان فی الجھر والرفع استخفافا قد یؤدی الی الکفر المحبط وذلک اذا انضم الیہ قصد الاھانۃ وعدم المبالاۃ

یعنی اس لئے کہ بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آواز اقدس پر اپنی آواز اونچی کرنے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیٰ آلہ وسلم کے حضور چلّا کر بات کرنے میں شانِ اقدس کا استخفاف ہے جو کبھی اعمال کو برباد اور اکارت کر دینے والے کفر تک پہنچا دیتا ہے اور یہ اسوقت ہے کہ آوازِ مبارک پر اپنی آواز اونچی کرنے یا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور چلّا کر بات کرنے کے ساتھ معاذ اللہ اہانت کا ارادہ یا بے پرواہی منانا شامل ہو جائے۔

محصّل کلام یہ کہ ذکر کردہ شدہ ملّھی پوری پر بحکمِ شریعتِ مطہرہ فرض اور ہر فرض سے اہم فرض ہے کہ فوراً فوراً دیوبندیتِ خبیثہ اور اپنے کفریاتِ مذکورہ خبیثہ سے علی الاعلان توبہ کرکے از سرِ نو اسلام لائے، سُنّی مسلمان بن جائے۔ اسکی جورو اسکے نکاح سے نکل چکی۔ اگر جورو رکھنا چاہے تو از سرِ نو اسکی مرضی سے نئے مہر پر اس کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے۔ ورنہ جماع زنائے خالص ہوگا۔ اور اُس سے جو اولاد ہوگی حرامی اور اولاد الزّنا ہوگی۔ اور جب تک وہ تھانوی، انبیٹھی، گنگوہی، نانوتوی چاروں کبرائے طائفہ دیوبندیہ کا بحکمِ شریعتِ مطہرہ کافر، مرتد، بے دین ہونا اور خود اپنی سترہ گالیوں کا جو اس نے بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا وآلہ الصّلاۃ والتحیۃ میں بے دھڑک بکی ہیں، کفر وارتداد و بے دینی ہونا اور اُس سے اپنی برأت و بیزاری لکھ کر اُس پر اپنے دستخط کرکے نہ دے اُسوقت تک سُنّی مسلمانوں پر اُس کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا حرام، اُس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اُس کے ساتھ بیاہ شادی حرام، وہ راستے گلی میں رل جائے تو اسکو سلام کرنا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسکو دیکھنے جانا حرام، وہ مرجائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہونا حرام، اُس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام، اس کے جنازے پر نماز پڑھنا حرام، بلکہ اس کی دیوبندیتِ خبیثہ اور اُس کے کفریاتِ خبیثہ پر مطلع ہوتے ہوئے بھی اُسکی اقتداء میں اُس کے جنازے کی نماز پڑھنا خود کفر وارتداد بلا کلام۔

غرض سُنّی مسلمانوں پر اُس کے ساتھ اور اُس کے ہم عقیدہ تمام لوگوں کے ساتھ اُن کی موت و زندگی میں مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ کرنا حرام۔ ایسے لوگوں سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا حرام۔ حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تؤاکلوھم ولا تناکحوھم (رواہ العقیلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم (زاد ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی مسلمان کہلانے والوں، کلمہ پڑھنے والوں میں جو بدمذہب گمراہ بددین پیدا ہوں ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور اُن کیساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ اور اُن کے ساتھ پانی نہ پیو اور اُن کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ اُن کے جنازے پر نماز نہ پڑھو۔

اور فرماتے ھیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی تم اُن سے دور رہو اور اُن کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم رواہ ابوداؤد عن سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یعنی اگر وہ بیمار پڑیں تو انھیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مرجائیں تو اُن کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین از روئے کتاب و سنّت نیچے لکھے ہوئے کاموں اور باتوں میں کہ یہ کام و باتیں خلافِ شرع اہلسنّت ہیں یا نہیں۔ اور یہ لفظ و باتیں اہلسنّت سے ہیں یا اہلسنّت سے خارج ہیں۔ اور انکے قائلین سے مرید ہونا جائز ہے یا ناجائز ہے۔ اور جو مرید ہو چکے ہیں اُن کو دوسرا پیر کرنا چاہیئے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱ ــــ کیا دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

سوال نمبر ۲ ــــ جو شخص دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھے اس کیلئے کیا حکم ہے۔ سُنّی ہے یا وہابی یا دیوبندی؟

سوال نمبر ۳ ــــ معلوم ہوتے ہوئے کہ دیوبندی امام ہے اسکی اقتدا کرنے والا، اس کی تعریف کرنے والا سُنّی ہے یا دیوبندی؟

سوال نمبر ۴ ــــ دیوبندی کی تعظیم و تعریف کرنے والے اور انہیں پیشوا، امام بتانے والا سُنّی ہے یا دیوبندی؟

سوال نمبر ۵ ــــ دیوبندیوں سے ملنا جلنا، محبت دوستی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ جو تعلقات رکھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۶ ــــ اسمٰعیل دہلوی کو شہید کہنے والا یا کتاب میں دیکھکر پڑھنے والا سُنّی ہے یا وہابی، عنداللہ مقبول ہے یا مغضوب؟

سوال نمبر ۷ ــــ دیوبندیوں بالخصوص ندوۃ المصنّفین کی کتابوں کو نہایت دلچسپی و محبت سے پڑھنا، اُن کو بہت اچھا سمجھنا اور کہنا کہ یہ کتابیں بہت اچھی ہیں اس طرح ماننے و کہنے پر شرعاً کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۸ ــــ دیوبندیوں کی تعظیم و توقیر کرنا، اُن کی غائبانہ بھی تعریف کرنا، اُن کو بڑا عالم دین و اہلِ علم جاننا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۹ ــــ ان کی تعظیم و تعریف کرنے والے اور عالم جاننے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۱۰ ــــ دیوبندیوں کی کتابوں کو اچھا کہنا، دیوبندی مولویوں کو اہلِ علم سمجھنا، اُن کی تعریف کرنا، اختلافی مسائل بیان کرنے والا یا یہ فرقے ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ اور ہمارے یہاں کے دیوبندی تو ایسے نہیں ہیں اور نہ ہمارے یہاں سُنّی دیوبندی جھگڑے ہیں ایسا کہنے والا اور جاننے والا کون ہے؟

سوال نمبر ۱۱ ــــ کیا اہلسنّت اور گمراہ فرقوں کے اعمال و عقائد سے لوگوں کو آگاہ کرنا شرعی حکم ہے یا نہیں۔ اگر معلوم ہوتے ہوئے کوئی اپنے مریدوں کو منع نہ کرے تو شرعی حکم کیا ہے؟

سوال نمبر ۱۲ ــــ وہابی دیوبندی مُریدوں کو اُن عقائد سے منع نہ کرنا توبہ نہ کرانا مریدی سے خارج نہ کرنا علامت دیوبندیت ہے یا نہیں؟

سوال ۱۳ ـــــ دیوبندیوں وہابیوں کی دعوتیں قبول کرنا اور اُن سے اتمامِ حجّت نہ کرنا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ پر عمل کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال ۱۴ ـــــ سُنّی مولویوں کو محرم میں تقریر کیلئے بلاتے ہیں تو جو شخص کہے کہ کیوں پیسے برباد کرتے ہو، کیا یہ سُنّیت کو ختم کرانا ہوگا یا نہیں تاکہ مولوی نہ آئیں۔ سُنّی وہابی کے عقائد سے لوگ واقف نہ ہوں۔؟

سوال ۱۵ ـــــ جامعہ ملّیہ سُنّیوں کا مدرسہ ہے یا دیوبندیوں کا۔ ندوۃ المصنّفین کی کتابیں پڑھنے سے ایمان قوی ہوگا یا برباد۔ جامعہ ملّیہ، ندوۃ المصنفین وہابی ہیں یا نہیں؟

سوال ۱۶ ـــــ کسی کو کہنا ہمارے یہاں حافظِ قرآن ہوتے ہوئے ہم نے اپنے بچوں کو حافظ نہ بنوایا، بلکہ انگریزی پڑھائی اور تمہارے یہاں تو پڑھانے والے حافظ بھی نہیں ہیں پھر بچّے کو حافظ بنانا بیوقوفی ہے، اس طرح کہنا دُرست ہے یا نہیں ہے۔ اس میں حقارتِ علمِ دین ہے یا نہیں؟

سوال ۱۷ ـــــ ایک پیر صاحب نصیر آباد آکر مُرید کرتے ہیں عقائد و اعمالِ سُنّی کا اِنکار بھی نہیں کرتے سُنّی معلوم ہوتے ہیں لیکن دیوبندیوں کو بُرا نہیں کہتے اور نہ بُرا جانتے ہیں بلکہ اُن کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان کی کتابیں پڑھتے ہیں، ان کی کتابوں کی تعریف کرتے ہیں، دیوبندی مولویوں کی تعریف کرتے ہیں۔ تو ایسا شخص سُنّی ہے یا دیوبندی ہے۔ اس کی بیعت جائز ہے یا ناجائز؟

سوال ۱۸ ـــــ ایسے پیر سے توبہ کیسی کرانا چاہئے۔ یہاں نصیر آباد میں توبہ کرکے اُن کی کتابوں، اُن کے مولویوں، اُن کے عقائد کو برا بولیں تو اُن کو سُنّی مان لینا چاہئے اور ان کو سُنّی سمجھیں یا اُن کے وطن میں جب تک اعلانیہ اپنے سُنّی ہونے کا اعلان نہ کریں اور ان سے ملنا جلنا دوستانہ تعلقات رکھنا، ان کی تعریف ان کی کتابوں کو اچھا سمجھنا، اُن کے پیچھے نماز پڑھنا جب تک یہ باتیں ترک نہ کریں سُنّی نہ مانیں اگر وہ وطن میں یہ کام کریں توبہ وغیرہ تو پھر اُن کو سُنّی مان کر بیعت کرنا چاہیئے یا نہیں۔

سوال ۱۹ ـــــ کیا دیوبندی اچھے بھی ہوتے ہیں یا بُرے ہی ہوتے ہیں۔ بُرے ہوتے ہیں۔ یا کافر ہیں تو کیوں؟

سوال ۲۰ ـــــ سُنّی دیوبندی علماء کے مناظرے مباحثے واجب ہیں یا سُنّت یا بیکار و فضول ہیں۔ مولویوں کی لڑائیاں ایمانی ہیں یا فضول۔ اور فضول و بیکار جاننے والا کیسا ہے۔ مرسلہ کا جواب کتاب و سُنّت سے دیجئے لفظ آسان اور صاف لکھئے تاکہ عوام سمجھ لیں۔ فقیر شیخ غلام محمد قادری رضوی ضیائی

۱۴ ربیع الاول شریف ۱۳۷۶ھ

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔

وہابی دیوبندی اپنے عقائدِ کفریہ کی بنا پر کافر و مرتد ہیں۔ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشواؤں کا پہلا عقیدہ یہ ہے کہ "کذب و ظلم و سائر قبائح میں بالنظر الیٰ ذاتِ باری کوئی قبح ہی نہیں"۔

(جہد المقل محمود حسن دیوبندی، حصہ صفحہ ۷۷)

دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے"۔ (براہین قاطعہ، رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھی ص۵۱)

تیسرا عقیدہ یہ ہے کہ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کوئی فرق نہ آئیگا"۔ (تحذیر الناس، قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ص۲۱)

چوتھا عقیدہ یہ ہے "اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے"۔

(حفظ الایمان، اشرفعلی تھانوی ص۸)

پانچواں عقیدہ یہ ہے کہ "سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔ (تقویۃ الایمان، اسمٰعیل دہلوی ص۶۶)

اِس قسم کے گندے گھنونے عقیدے اور بھی ہیں جو بوجہ اختصار ذکر نہ کئے گئے۔ زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو کتاب مستطاب "حسام الحرمین" شریف دیکھئے۔ اس میں مکۂ معظمہ مدینہ طیبہ کے علمائے کرام مفتیانِ عظام کے مبارک فتوے ہیں۔ جو تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، قاسم نانوتوی سب کے سب کافر مرتد ہیں۔ جو اُن کے عقائدِ کفریہ پر مطلع ہوتے ہوئے مسلمان سمجھے وہ بھی شرعاً کافر مرتد ہے "مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ"

ان کو امام بنانا ان کی اقتدا کرنا ان کے ساتھ میل جول سلام کلام اُن کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سب حرام اور عقیدے میں متفق ہو کر اُن کو مسلمان سمجھ کر یہ افعال کیے گا تو وہ کافر ہو جائیگا۔ اس کی بیوی اُس کے نکاح سے نکل جائے گی، اس کی ساری عبادتیں برباد ہو جائیں گی، اُسکی بیعت ٹوٹ جائیگی۔ آئندہ نہ وہ مرید کر سکتا ہے نہ اُسکا کوئی مرید ہو سکتا ہے۔ اس کے اوپر توبہ صحیحہ شرعیہ لازم اور توبہ کرنے کے بعد اسلام لانے کے بعد بھی وہ مرید نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے مرشدِ برحق سے دوبارہ اجازت و خلافت حاصل کرے اور دوبارہ مرید ہو تو پھر مرید کر سکتا ہے اور جو مرید ہو چکے تھے اُن سب کی بیعت بھی ٹوٹ گئی۔ وہ جس مرشدِ برحق سے چاہیں دوبارہ مرید ہو سکتے ہیں ——— ان سب احکام کو دیکھنے

کیلئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علمائے کرام ومفتیانِ عظام کے مقدس فتوے دیکھئے جو رسالہ مبارکہ فتوائے حرمین برجف ندوۃ المین اور حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین میں مدلل ومفصل مذکور ہیں۔

اب ہر سوال کا مختصر جواب لکھا جاتا ہے۔ اور یہ سب احکام شرعیہ دیوبندیوں کے عقائدِ کفریہ پر مطلع ہوتے ہوئے ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو واقع ہوں گے۔

ج ۱ ـــــ دیوبندی امام کے پیچھے اس کو مسلمان سمجھ کر نماز پڑھنا کفر ہے۔

ج ۲ ـــــ ایسا شخص کافر ومرتد ہے۔

ج ۳ ـــــ وہ سُنّی نہیں ہے۔

ج ۴ ـــــ وہ بھی سُنّی نہیں ہے

ج ۵ ـــــ ایسے لوگوں کے لئے حدیث شریف میں آیا ہے لَا تُؤَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ نہ اُن کے ساتھ کھاؤ اور نہ پانی پیو۔ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ اور اگر ملاقات ہو جائے تو ان پر سلام مت کرو۔

ج ۶ ـــــ اسمٰعیل دہلوی کو شہید کہنے والا، اُس کی تعریف کرنے والا وہابی ہے۔ سُنّی اُس کی تعریف نہیں کرتا۔

ج ۷ ـــــ ندوہ بھی بدمذہبوں مرتدوں کی ایک چکڑی ہے۔ اُن سے بھی سلام کلام میل جول ممنوع وحرام، اُن کی کتابیں پڑھنا زہر قاتل۔ زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو فتوائے حرمین دیکھئے۔

ج ۸ و ج ۹ ـــ دیوبندی عالموں کی تعریف وتوصیف تعظیم وتکریم فضول، منجر الی الکفر ہے۔ کم از کم حرام ہے۔ ایسے شخص پر تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح احتیاطاً لازم۔

ج ۱۰ سُنّی دیوبندی اختلاف کو جھگڑا کہنا یہ ایک مستقل کفر ہے۔

ج ۱۱ و ج ۱۲ ـــــ بدمذہبوں، گمراہوں، بے دینوں، مرتدوں کے عقائد سے آگاہ کرنا اشد ضروری۔ جو پیر اپنے مرید کو اُن کے عقائدِ باطلہ سے آگاہ نہیں کرتا اسکو حدیث شریف میں شیطان اخرس بتایا گیا۔ اُس کے مریدوں کو چاہئے کہ اسکی بیعت کو توڑ دیں۔ کسی جامع شرائط مرشدِ برحق کے ہاتھ پر مرید ہو جائیں۔

ج ۱۳ ـــــ کا حکم ج ۵ میں گذرا۔

ج ۱۴ ـــــ سُنّی عالمِ دین کی تقریر میں جو خرچ ہوا، اس کو پیسہ برباد ہونا بتائے وہ یقیناً سُنّیت کو ختم کرنا چاہتا ہے، چھپا ہوا دیوبندی معلوم ہوتا ہے۔

۱۵؂ جامعہ ملیہ بد مذہبوں کا مدرسہ ہے۔ ندوۃ المصنفین یا جامعہ ملیہ کی اکثر کتابیں مذہب اہلسنت کے خلاف ہیں۔ ایسی کتابوں کا پڑھنا حرام ہے۔

۱۶؂ قرآن عظیم حفظ کرانے والے کو بے وقوف بتانے والا کافر ہے۔

۱۷؂ ایسا شخص سُنی نہیں معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ وہ دیوبندی ہے۔ اُسکی بیعت جائز نہیں۔ بلکہ ایمان کو تلف کرنے والی ہے معاذ اللہ۔

۱۸؂ ایسا شخص اگر ایک جگہ توبہ کرے اور دوسری جگہ ویسی ہی باتیں کرے وہ مکّار ہے۔ فریبی ہے۔ اُس کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔ اگر وہ توبہ کر کے سچا پکا مسلمان ہو جائے تو اُسکی توبہ عند اللہ مقبول ہے۔ مگر اس سے مُرید ہونا جائز نہیں کہ جامع شرائط نہیں رہا۔

۱۹؂ دیوبندی عالم اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر شرعًا کافر و مرتد ہے۔ ان کو مُسلمان سمجھنا کافر و مرتد ہونا ہے۔

۲۰؂ سُنی علماء کا مناظرہ کرنا احقاق حق و ابطال باطل کیلئے ہوتا ہے۔ ذریعۂ اشاعت دین و مذہب ہے۔ اسکو بے کار و فضول کہنا، اس کو لڑائی جھگڑا بتانا کفر ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فقیر ابوالفتح عُبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہٗ ربّہٗ ۱۸؍ ربیع الاول شریف ۱۳۷۶ھ سہ شنبہ ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء۔ کمرہ ۷ مکان ۱۴۲ چوتھی گلی مرین لائن بمبئی ۲

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین دریں باب کہ ایک صاحب طریقت عارف باللہ محفل سماع میں یہ نعت شریف پڑھوا کر سُنا کرتا ہے جو ذیل میں مذکور کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو اور جواب مع دلیل کتب وصفحہ بزرگانِ دین کے دیں۔ آیا یہ جمہور اہلسنّت کے نزدیک گمراہ بددین ہیں یا مومن کامل۔ بیّنوا توجروا۔

۱۔ نعت شریف مرقوم ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اب شمس وقمر کے روز نہاں کا ذکر عیاں کچھ ہوتا ہے
جو گنج پوشیدہ تھا در نہاں وہ راز اب افشاں ہوتا ہے

والشمس ذات رسول اللہ والقمر نبوت نور ھدیٰ
ایک نقطہ عجب ہے سُن تو ذرا اب راز ہمیبر کُھلتا ہے

مسئلہ:

منجانب جملہ پنچان زمرد گنج

گذارش ہے کہ مسمّٰی رجب ولد اللہ نواز ساکن زمرد گنج تحصیل وضلع فیض آباد کی دختر لطیف النسا کا عقد چھاپ رومال پر عمر تخمیناً ۵ سال کی تھی بمقام قصبہ بھدرسہ شکر اللہ کے لڑکے کے ساتھ ہوا تھا۔ اب لڑکی بالغ ہو چکی ہے اور اپنے سسرال جانے سے انکار کرتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے خاوند اور سسر وغیرہ نے دیوبندی مذہب اختیار کر لیا ہے۔ لہٰذا اس معاملہ میں آپکی کیا رائے ہے۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

العبد: نشان انگوٹھا رجب ولد اللہ نواز ساکن زمرد گنج

گواہ نمبر۱ عبدالرشید بقلم خود گواہ نمبر۲ لال محمد بقلم خود گواہ نمبر۳ عبدالرؤف بقلم خود گواہ نمبر۴ محمد قاسم بقلم خود

راقم۔ چھیدی ساکن بازار زمرد گنج بقلم خود مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء

میرا پتہ یہ ہے: ضلع فیض آباد۔ ڈاکخانہ جوتی سرن۔ موضع بازار زمرد گنج پہنچ کر رجب کو ملے۔ اسوقت میں کانپور میں ہوں۔ میرا پتہ یہ ہے۔ شہر کانپور۔ محلہ طلاق محل۔ قائم خاں کی لکڑی کی ٹال میں پہنچکر رجب علی کو ملے۔

الجواب:

اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ کے مذہبی پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی تکذیبیں اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہینیں لکھی ہیں۔ عبدالشکور کاکوروی نے اپنے اخبار النجم جلد ۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۶ پر لکھا۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی تعریف کرنا حرام ہے"۔

اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان صفحہ ۸ پر لکھا۔

"اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے"۔

خلیل احمد انبیٹھی ورشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھا۔

"شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔

قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس صفحہ ۳ پر لکھا۔

" عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النّبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

اور صفحہ ۴ پر لکھا۔

" اسی طور پر آپ کی خاتمیت کو تصور فرمانے کے آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں "۔

صفحہ ۱۴ پر لکھا۔

" اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو پھر بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے "۔

صفحہ ۲۸ پر لکھا۔

" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیہ میں کچھ فرق نہیں آئیگا "۔

ان عبارتوں کا واضح وصاف وصریح مطلب یہی ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اس کے کسی محبوب کسی نبی کسی رسول کی تعریف کرنا بھی حرام ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان کے ربِّ کریم جلّ جلالہٗ نے جو غیبوں کا علم عطا فرمایا اس میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علمِ غیب تو ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چارپائے کو بھی حاصل ہے۔ شیطان اور ملک الموت کے علم کا وسیع ہونا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کا وسیع ہونا کسی پختہ دلیل سے ثابت نہیں۔ شیطان وملک الموت کے علم کو وسیع ماننے والا تو قرآن وحدیث کے مطابق کہتا ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو وسیع ماننے والا مشرک ہے۔ قرآنِ عظیم میں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو " خاتم النّبیین " فرمایا گیا ہے اس کے معنی یہ سمجھنا کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھدار لوگوں کے نزدیک یہ معنی غلط ہیں۔ نانوتوی کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ حضور کو بغیر کسی نبی کے واسطے کے نبوت ملی اور ہر ایک نبی کی نبوت حضور کے فیض سے ہے۔ لہٰذا حضور کے زمانے میں بلکہ حضور کے زمانے کے بعد

بھی اگر اور نئے نبی پیدا ہو جائیں تو نہ یہ قرآن کے خلاف ہوگا نہ اس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں کچھ فرق پڑے گا ــــــــ کہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عظام نے اور ہندو سندھ و بنگال و پنجاب و گجرات و کاٹھیاواڑ کے علمائے اہلسنّت و مشائخ طریقت نے بالاتفاق فتوے دیئے کہ ایسی عبارتیں لکھنے والے بحکم شریعتِ مطہرہ ایسے کافر و مرتد ہیں کہ جو شخص ان پر مطلع ہونے کے بعد بھی ان کے قائلین کو مسلمان جانے یا کافر و مرتد نہ مانے یا ان کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا ان کو کافر مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی شرعًا کافر مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق نارا بد و لائق لعنتِ سرمد ہے۔

مُرتد اگر بوقتِ نکاح بھی مرتد تھا تو نکاح سرے سے قطعًا ہوا ہی نہیں یقینًا باطل محض۔ اور اگر بعدِ نکاح مُرتد ہوا تو فورًا ہی نکاح فسخ ہوگیا۔ اور عورت اس کے نکاح سے قطعًا نکل گئی، بحکم شریعتِ مطہرہ وہ عورت اس مرتد کی زوجہ ہی نہیں۔ اور جبکہ عورت کی اس مُرتد شوہر کے ساتھ خلوتِ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تو اس کو استبراء و عدت کی ضرورت بھی شرعًا نہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب مُبارک حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین و رسالۂ مُبارکہ الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیوبندیہ و رسالۂ مختصرہ مبلغ وہابیہ کی زاری و فتاویٰ ہندیہ و درمختار۔ سُنّی لڑکی کو دیوبندی عقائد مذکورہ رکھنے والے کے گھر بھیجنا بحکم شریعتِ مطہرہ زنا کیلئے بھیجنا ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس لڑکی کا وہ حال ہو جو سوال میں مذکور ہے اس کو شرعًا اپنے اس مرتد شوہر سے جس نے حسب سوال سائل معاذاللہ دیوبندی مذہب اختیار کرلیا ہے طلاق لینے کی بھی ہرگز ضرورت نہیں۔ بحکم شریعت محمّدیہ علیٰ صاحبہا وآلہ الصلاۃ والتحیۃ ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جس سُنّی مُسلمان مرد سے جو اس کا کفو ہو نکاح کرلے۔ کما فی تنویر الابصار والدر المختار ورد المحتار وغیرہا من الغرر الاسفار واللہ ورسولہٗ اعلم۔ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم۔

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی غفرلہٗ ولابویہ واہلہ واخوانہ واحبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوپی۔

یوم الثلاثا الحادی عشر من ذی القعدۃ الحرام سنۃ الف وثلث مائۃ وخمس وستین من ہجرۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ الغوث الاعظم وحزبہ اجمعین وعلینا بہم یا ارحم الراحمین۔